Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ۵۲۵۴

الفضل
روزنامہ ربوہ

یوم جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ ۔ ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ ۔ ۲۶ اخاء ۱۳۵۷ ہش ۔ ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۸ء ۔ نمبر ۲۴۵

رپورٹ نمبر ۲۱ — ۸ اگست تا ۱۰ اگست ۱۹۷۸ء (قسط اوّل)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ یورپ کے ایمان افروز و روح پرور کوائف

کوپن ہیگن سے روانگی ہمبرگ میں ورودِ مسعود۔ احبابِ جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال

پریس کانفرنس سے خطاب حضور کی ہمبرگ میں تشریف آوری اور مصروفیات کی اخبارات میں وسیع پیمانہ پر اشاعت

(مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد، ایم۔اے)

سیدنا و امامنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چار دن کوپن ہیگن میں مقیم رہے۔ کوپن ہیگن میں حضور کی مصروفیات کے متعلق گزشتہ رپورٹ میں ذکر کر چکا ہوں۔ سیکنڈے نیویا کا دورہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ حضور کی پریس کانفرنسوں اور اخبارات میں اُن کی خبروں کے ذریعہ ان ممالک کے طول و عرض میں اسلام کے پیغام کی اشاعت ہوئی۔ ملاقاتوں اور انٹرویوز کے ذریعہ بھی حضور اسلام کی پُر حکمت اور کامل تعلیم کو نہایت احسن پیرایہ میں لوگوں کے سامنے بیان کرتے رہے۔ علاوہ ازیں آپ نے احبابِ جماعت کو ملاقاتوں کا موقع دیا۔ ان کے حالات معلوم کرنے کے بعد انہیں مفید مشورے دیئے انہیں یہ نصیحت بھی فرمائی کہ وہ جماعتِ احمدیہ کے افراد ہیں اور اُن کی بڑی بھاری ذمہ داریاں ہیں جن سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کوشش اور دعا سے کبھی غافل نہ ہوں اور ان میں سے ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کو پہچانیں اور آپ کی کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرتے رہیں تاکہ کبھی کسی وسوسے کا شکار نہ ہوں۔ احبابِ جماعت دعا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت سے رکھے۔ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور غلبۂ اسلام کے حق میں آپ کی مساعی جمیلہ کے شاندار نتائج ظاہر ہوں۔

کوپن ہیگن سے روانگی

۸ ۔ اگست ۲ بجے بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ اپنے قافلے کے اراکین کے ساتھ کوپن ہیگن سے ہمبرگ روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور نے احباب سمیت دعا کرائی۔ مکرم میر مسعود احمد صاحب امام مسجد نصرت جہاں، مکرم سویند ہینسن صاحب شہد کے تحقیقاتی ادارہ کے ڈائریکٹر اور احبابِ جماعت نے جو خاصی تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ ڈائریکٹر صاحب نے حضور کی خدمت میں اپنی طرف سے اپنی بیوی اور بیٹی کی طرف سے الوداع کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ موصوف حضرت صاحب سے دلی عقیدت رکھتے ہیں اور جب بھی ملتے ہیں بڑی محبت اور اُلفت کا اظہار کرتے ہیں۔ حضور کی تشریف آوری پر مشن ہاؤس میں منعقدہ تمام تقریبات میں وہ اپنی بیوی بچوں کے ساتھ شامل ہوتے رہے۔ انہوں نے آج مشن ہاؤس سے سلسلہ کا لٹریچر بھی پڑھنے کے لئے لیا۔ خدا کرے جلد قبولِ اسلام کے لئے اُن کو شرح صدر عطا ہو۔

کوپن ہیگن میں حضور کے قیام کے دوران مکرم میر صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ حضرت صاحب اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی مہمان نوازی میں دن رات مصروف رہے۔ نہ صرف یہ بلکہ حضور کے رفقائے سفر اور دیگر خدام کو بھی یہ عزت بخشی۔ مکرم میر صاحب خود بھی اور عزیزان سید مشہود احمد، محمود احمد اور خالد احمد سلمہم اللہ چھوٹی چھوٹی ضرورتوں تک کا خیال رکھتے رہے۔ اس حُسنِ سلوک پر ہمارے دل جذبات تشکر سے لبریز ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ علاوہ ازیں مشن ہاؤس میں منعقدہ تقریبات اور دوسرے انتظامات کے سلسلہ میں مکرم سویند ہینسن صاحب سیکرٹری فنانس، کمال احمد کروغ قائد مجلس، سید مبشر احمد صاحب سابق قائد، منظور احمد چوہان صاحب، چوہدری نصیر احمد صاحب، منیر احمد صاحب، محمود احمد ورک صاحب اور فصیح الملک صاحب بڑے اخلاص اور مستعدی سے مکرم میر صاحب کا ہاتھ بٹاتے رہے فجزاہم اللہ خیراً۔

(باقی ص ۸ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ ۔ اکتوبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ ملتان کی اہلیہ محترمہ جو کہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی بڑی ہمشیرہ ہیں ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ انہیں نشتر ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے اور ماہر ڈاکٹروں کے بورڈ کے مشورہ سے علاج جاری ہے بیماری کی پیچیدگی کے باعث عزیزوں کو سخت پریشانی ہے۔

نیز اُستانی عائشہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ملتان بھی بیمار ہیں اور تین ہفتوں سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام ان دونوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

(برکت اللہ محمود مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان)

بتاریخ ۱۴ ۔ اکتوبر بروز ہفتہ اللہ تعالیٰ نے برادرم وسیم احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ بہاولپور کو پہلا بیٹا عطا فرمایا۔ نومولود مکرم غلام نبی صاحب چیمہ چک ۱۴۱ مراد ضلع بہاولنگر کا پوتا اور مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر مبلغ سلسلہ کا نواسہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام "ناصر عبد العلی" تجویز فرمایا۔

احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے خادمِ دین اور والدین کے لئے قُرۃ العین بنائے۔

(مغفور احمد منیب شاہد۔ ربوہ)

انصار اللہ مرکزیہ کے اجتماع کا افتتاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ انصار اللہ کے سالانہ تربیتی اجتماع کا افتتاح ۲۷ ۔ اکتوبر کو بعد نماز جمعہ بوقت ساڑھے تین بجے بعد دوپہر دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے لان میں فرمائیں گے۔

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر یورپ کے ایمان افروز کوائف

بقیہ صفحہ اول

ہیمبرگ میں ورود مسعود

حضور ایدہ اللہ مع قافلہ دو بجے مشن ہاؤس سے روانہ ہوئے۔ ۱۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر رُوڈبی سے فیری (Ferry) پر سوار ہونا تھا۔ چار بجے روڈبی پہنچے۔ سوا چار بجے فیری میں سوار ہوئے۔ یہ سمندری جہاز جس کا نام Kron borg DSB. Ferry تھا ایک گھنٹے کے سمندری سفر کے بعد ٹھیک سوا پانچ بجے (مقامی وقت) مغربی جرمنی کی بندرگاہ Puttgarden لے گیا۔ یہاں مکرم امام منصور احمد خان صاحب انچارج مشنری مغربی جرمنی، مکرم لئیق احمد صاحب منیر امام مسجد ہیمبرگ، مکرم رفیق احمد جاوید اور نعیم الدین وسیم صاحب حضور کے استقبال میں چشم براہ تھے۔ راستے میں لیوبک سے ورے تیز بارش شروع ہو گئی۔ سوا آٹھ بجے شام ہیمبرگ میں حضور بخیریت ورود فرما ہوئے تو اُس وقت بھی بارش ہو رہی تھی۔ احباب جماعت اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ الودود کی تشریف آوری کی خوشی میں بارش سے بے نیاز دو رویہ قطار میں کھڑے کئی گھنٹوں سے منتظر تھے۔ جب حضور کی کار مشن ہاؤس کے سامنے رُکی اور حضور کار سے اُترے تو اسلامی نعروں کے ساتھ احباب نے حضور کے استقبال کرنے کا شرف حاصل کیا۔ مشن ہاؤس کو ایک خوبصورت آرائشی گیٹ، رنگ برنگ جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے احباب کو باری باری شرفِ مصافحہ بخشا۔ درمیان میں بارش تیز ہو گئی تو حضور مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے اور دیر تک دوستوں سے مصافحے کرتے رہے۔ اس موقع پر کچھ غیر از جماعت دوست بھی حضور کی ملاقات کے لئے حاضر تھے۔ حضور مشن ہاؤس میں فروکش ہوئے۔ رات کے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے مسجد میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ کثیر التعداد احباب نے حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔

پریس کانفرنس سے خطاب

اگلے روز ۹ راگست صبح گیارہ بجے مشن ہاؤس میں حضور نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ پریس کانفرنس میں حاضری بڑی تسلی بخش اور خوشکن تھی۔ جرمنی کی مختلف نیوز ایجنسیوں، اخباروں اور ریڈیو کے ۱۸ نمائندوں اور ان کے فوٹوگرافروں نے کانفرنس میں حصہ لیا۔ ان میں کیتھولک نیوز ایجنسی کی ایک پریس رپورٹر بھی شامل تھی۔ ایک جرمن مشرقی لائنر صحافی جو عربی جانتے ہیں اور جرمن نیوز ایجنسی برائے اسلامی ممالک میں کام کرتے ہیں کانفرنس میں شریک تھے۔

رجوع الی اللہ سے تباہی ٹل سکتی ہے

حضور نے پریس کانفرنس کے دوران فرمایا۔ مغربی اقوام کی زندگی میں تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔ دنیا میں رونما ہونے والی ہر تبدیلی اسلام کی ترقی کا پیش خیمہ ہے۔ مغربی اقوام کے پاس اس وقت جو کچھ ہے وہ اس سے مطمئن نہیں ہیں۔ وہ حقیقی خوشی کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ یہ حقیقی خوشی انہیں اسلام کے بغیر کہیں نہیں مل سکتی۔ آپ نے فرمایا میں نے ۱۹۶۷ء میں یورپ کے دورے میں لوگوں کو یہ انتباہ کیا تھا کہ اگر تم نے اپنے خالق و مالک خدا کی طرف رجوع نہ کیا اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی تو ۲۵ سال کے اندر اندر تم ایک ہولناک تباہی سے دوچار ہو جاؤ گے۔ اس انذار پر گیارہ سال گزر گئے۔ میرا یہ انذار ان پیشگوئیوں پر مشتمل ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندے کو بہت پہلے بتا دی تھیں اور اب تو بعض بڑی طاقتیں بھی مستقبل قریب میں دنیا کی تباہی کی قیاس آرائیاں کرنے لگی ہیں۔ فرق یہ ہے کہ وہ دنیا کی تباہی کی باتیں تو کرتی ہیں لیکن ساتھ خوشخبری نہیں دیتیں لیکن میں نے جن پیشگوئیوں پر انذار کی بنیاد رکھی تھی ان میں یہ خوشخبری بھی ہے کہ اگر دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف جھکے اور گندی زیست کو چھوڑ کر نیک بن جائے تو یہ تباہی ٹل سکتی ہے۔

اسلامی نظریہ اور عمل کی کسوٹی

حضور نے تفصیل سے بتایا کہ یہ اسلام ہی ہے جس میں موجودہ زمانے میں پیش آمدہ مسائل کا حل موجود ہے اور یہ صرف اسلام ہی ہے جو بنی نوع انسان کی نجات کا واحد ذریعہ ہے۔ اسلام جبر و اکراہ کا مذہب نہیں۔ مذہب انسان کے دل کا معاملہ ہے۔ بڑی سے بڑی طاقت حتیٰ کہ ایٹم بم سے بھی کسی کا دل نہیں بدلا جا سکتا اسلئے اسلام انسان کے دل و دماغ پر اثر انداز ہوتا ہے اور اپنے حسن و احسان سے اُسے قائل کرتا ہے۔ یہ دلوں کی تبدیلی ہی ہے جس سے انسان خدا کا پاک بندہ بن جاتا ہے۔ اس پر ایک نمائندے نے کہا یہ تو نظریہ (آئیڈیالوجی) ہے اس پر کسی جگہ عمل بھی ہو رہا ہے؟ حضور نے فرمایا آئیڈیالوجی اسلئے ضروری ہے کہ وہ پریکٹس (عمل) کی بنیاد بنتی ہے۔ جب تک کسی مذہب کی بنیادی آئیڈیالوجی نہ ہو اس پر عمل کرنا مشکل ہے۔ اس وقت دنیا اسلام کو اس زاویے سے دیکھتی ہے جو آج مختلف ملکوں میں نظر آ رہا ہے اسلئے لوگ سمجھتے ہیں اسلامی آئیڈیالوجی تو ہے لیکن اس پر عمل نہیں ہو رہا۔ فرمایا اسلام کی ابتدائی تین صدیوں میں اسلامی تعلیم پر عمل ہوتا رہا ہے۔ پھر گو تبدیلیاں آئیں لیکن اب آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ کوئی بھی اسلام پر عمل نہیں کر رہا۔ اسلامی تعلیم پر کم و بیش اب بھی عمل ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ ہی کو لیں وہ اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہے۔ گو یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے جس کو کوئی دنیوی اقتدار بھی حاصل نہیں اور نہ اس میں اسے کوئی دلچسپی ہے۔ یہ غریب اور بے کس جماعت اپنے قول و عمل سے اسلامی تعلیم پر عمل کر رہی ہے۔

دنیا کی نجات اسلام سے وابستہ ہے

حضور نے فرمایا یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے اور اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یورپین ممالک اپنے مسائل حل کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ ان کے مسائل کا حل اور ان کی نجات کا ذریعہ اسلام کے سوا اور کوئی نہیں۔ وہ اسے جتنی جلدی قبول کر لیں گے اتنا ہی ان کے لئے بہتر ہے۔ اب اس صورت میں دنیا کو مسائل کا سامنا ہو اور وہ انہیں حل کرنے کے قابل بھی نہ ہو تو اس پر مَیں طبعاً فکرمند ہوں۔ مَیں انسانیت کی بھلائی چاہتا ہوں، انسانیت سے محبت اور پیار کرنا میری طبیعت کا ایک حصہ ہے جو خدا کا ایک بہت بڑا عطیہ ہے۔ مجھے امید ہے اور مَیں دعا کرتا ہوں کہ قبل اس کے کہ انسانیت عظیم تباہی سے دوچار ہو وہ اپنے پیدا کرنے والے رب کو پہچاننے لگے۔ میرے اس دورے کا مقصد ہی یہ ہے کہ مَیں آپ کو بڑے پیار سے اسلامی تعلیمات سے روشناس کراؤں۔ ہمیں اس بات پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے اور تسلیم کر لینا چاہیئے کہ دنیا اس وقت سنگین مسائل سے دوچار ہے اور ان کے حل کرنے میں ناکام ہو چکی ہے تاہم اگر ہم جدوجہد جاری رکھیں اور تبادلہ خیال کے ذریعہ ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سمجھنے کی کوشش کرتے رہیں تو ایک نہ ایک دن ہم پیش آمدہ مسائل کو اسلام کی روشنی میں حل کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا ہمیں یہ وعدہ دیا گیا ہے اور ہم اس پر بڑے پختہ یقین کے ساتھ قائم ہیں کہ اگلے ۱۱۵ سال کے اندر اندر دنیا کی اکثریت مسلمان ہو جائے گی اور قبل اس کے کہ دنیا خطرناک تباہی سے دوچار ہو لوگ اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف رجوع کریں گے اور جب وہ اپنے خالق و مالک خدا میں دلچسپی لینے لگیں گے تو ان کا اگلا قدم قبولیتِ اسلام ہوگا اور یہ حقیقت اُن پر واضح ہو جائے گی کہ اس کائنات کی بنیاد توحیدِ حقیقی پر قائم ہے۔ اس کانفرنس کے دوران برادرم مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش نے ترجمانی کے فرائض انجام دیئے۔ حضور نے انگریزی میں خطاب فرمایا۔ ہیوبش صاحب اس کا ترجمہ جرمن میں اور جرمن کا ترجمہ انگریزی میں کرتے رہے۔

ہیمبرگ پریس اور ریڈیو

اسی روز شام چھ بجے ریڈیو ہیمبرگ سے حضور کی پریس کانفرنس اور انٹرویو کے بعض حصے نشر ہوئے۔ اس لحاظ سے بھی یہ پریس کانفرنس خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیاب رہی۔ اگلے روز ہیمبرگ کے دو اخباروں نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی تصاویر کے ساتھ آپ کی شخصیت کی مختلف جھلکیاں پیش کرتے ہوئے لکھا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کسی کے خلاف دشمنی نہیں رکھتے۔ سب کے لئے محبت اور خیرخواہی چاہتے ہیں اور صلح اور اخوت کے ساتھ ساری دنیا کو مسلمان بنانے کا عزم صمیم رکھتے ہیں اور دورہ یورپ کے ذریعہ لوگوں کو اسلامی تعلیم کی خوبصورتی سے روشناس کرانا چاہتے ہیں۔ (باقی)

پاکستانی جماعتوں کیلئے لمحۂ فکریہ!

۲۰ راکتوبر ۱۹۷۸ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے سالِ نو کا اعلان فرماتے ہوئے واضح فرمایا کہ اس سال بیرونی ملکوں کی جماعتیں تعمیر و تعلیم کے خرچ کے علاوہ بفضل خدا چندہ کے طور پر ایک کروڑ ساٹھ لاکھ چالیس ہزار نو سو ستر روپیہ (Rs. 1,60,40,970/-) پیش کر رہی ہیں۔ پاکستانی جماعتوں کو اپنا ٹارگٹ چندہ تحریک جدید بقدر پندرہ لاکھ روپیہ بہرحال پورا کرنا چاہیئے۔

عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مخلصین جماعت کے سامنے یہ صورت حال رکھ کر ان سے ان کی حیثیت کے مطابق وعدے لیں۔ بچوں اور مستورات سے کم از کم ۲۴/- روپیہ اور کمانے والے حضرات سے کم از کم معیاری چندہ ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر لینا چاہیئے۔ مخلصین جماعت کو اس اقل ترین معیار کو بہرحال اپنانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق سعید بخشے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمازِ باجماعت کی اہمیت

مکرم مولوی رفیق احمد صاحب سعید شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

نماز ایک عبادت ہے جو کہ سب سے زیادہ اہم اور لازمی ہے۔ نماز کی جتنی تاکید معبودِ حقیقی خالقِ کائنات ربّ العالمین نے قرآن پاک میں فرمائی ہے اتنی اور کسی عبادت کی نہیں فرمائی۔ نماز وہ دعا ہے جو تسبیح و تحمید۔ تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ نماز قبولیت دعا کی کنجی ہے۔ نماز مشکلات کو دور کرتی ہے اور گناہوں سے بچنے کا آلہ ہے اور ہر قسم کی برائیوں۔ بے حیائیوں۔ لغو باتوں اور ناپسندیدہ حرکات سے روکتی ہے اور انسان کو پاک کرکے اسے خدا کا محبوب بنا دیتی ہے نماز مومن کا معراج ہے۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے۔ نماز دین کا ستون ہے۔ نماز آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتی ہے اور دل کو سکون۔ راحت اور اطمینان پہنچاتی ہے۔ ؎

"تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے"

اللہ تبارک و تعالیٰ کو انسان کا یہ عمل:۔

"الصلوٰۃ لوقتہا"

نماز کو وقت پر ادا کرنا

بہت پسند ہے اور فرمایا:۔

"اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ"

میرے ذکر کے لئے بہترین چیز نماز ہے نماز کو قائم کرو۔ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا سب سے بڑی عبادت ہے۔

روز محشر میں سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اِنَّ اوّل ما یحاسب
بہ العبد یوم القیامۃ
من عملہ صلوتہ فان
صلحت فقد افلح
وانجح وان فسدت
فقد خاب وخسر"

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ان اول یحاسب بہ العبد)

قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہوگیا اور اس نے نجات پالی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہوگیا۔

جنتی لوگ قیامت کے دن مجرموں سے پوچھیں گے:۔

"مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ۝
قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ
الْمُصَلِّیْنَ ۝"

(المدثر)

کہ تم کو کیا چیز دوزخ کی طرف لے گئی؟ وہ جواب دیں گے ہم نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "نماز کیا ہے ایک دعا جو درد سوزش اور حرقت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے طلب کی جاتی ہے تاکہ بدخیالات اور برے ارادے دفع ہو جائیں اور پاک محبت اور پاک تعلق حاصل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے احکام کے ماتحت چلنا نصیب ہو۔ صلوٰۃ کا لفظ۔ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دعا صرف زبان سے نہیں بلکہ اس کے ساتھ سوزش اور جلن اور حرقت کا ہونا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ دعا کو قبول نہیں کرتا جب تک انسان حالت دعا میں ایک موت تک نہیں پہنچتا۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

نماز مومن کی روحانی غذا ہے اس کا پڑھنا ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ حتیٰ کہ بچوں کے بارے میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"مُرُوْا اولادکم
بالصلوٰۃ وھم ابناء
سبع سنین واضربوھم
علیھا وھم ابناء
عشر وفرقوا بینھم
فی المضاجع"

(ابوداؤد۔ باب متی یومر الغلام بالصلوٰۃ ص)

جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو اور اس عمر میں ان کے بستر بھی الگ کردو۔

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ
عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا
مَّوْقُوْتًا ۝"

(النساء)

نماز مومنوں پر یقیناً موقّت فرض ہے اس کو کسی حالت میں چھوڑا نہیں جا سکتا اور نہ ہی کوئی عذر کیا جاسکتا ہے اس بارے میں صادق المصدوق حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"من سمع المنادی
فلا یمنعہ من اتباعہ
عذر" قالوا وما العذر
قال خوف او مرض لم
تقبل منہ الصلوٰۃ
التی صلّٰی"

(ابوداؤد، دارقطنی)

کہ جو شخص موذن کی اذان سنے پس اس کو موذن کے اتباع کو عذر نہ روکے صحابہؓ نے پوچھا کہ عذر سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا خوف یا بیماری جو بغیر جماعت کے نماز پڑھے۔ اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوتیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپؐ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔"

(ملفوظات جلد اول ص۲۶۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اندھا شخص (عبداللہ بن ام مکتوم) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی:۔

"یا رسول اللہ انہ
لیس لی قائد یقود
الی المسجد فسأل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یُّرخّص لہ فیصلّی
فی بیتہ فرخّص لہ
فلمّا ولّٰی دعاہ فقال
ھل تسمع النداء بالصلوٰۃ
قال نعم قال فاجب"

(مسلم)

یا رسول اللہ مجھ کو مسجد میں لانے والا کوئی شخص نہیں ہے پھر اس نے رسول اللہ سے یہ پوچھا کہ اس کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دی جائے۔ آپؐ نے اس کو اجازت دے دی۔ پھر جب وہ واپس ہوا تو آپؐ نے اس کو بلایا اور فرمایا کیا اذان کی آواز سنتا ہے۔ اس نے عرض کیا۔ ہاں۔ آپؐ نے فرمایا تو تیرے لئے مسجد میں حاضر ہونا ضروری ہے۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز باجماعت کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جس گاؤں میں تین آدمی ہوں اور وہ باجماعت نماز ادا نہ کریں تو شیطان ان پر غالب ہوجاتا ہے پس جماعت کو ضروری سمجھو اس لئے کہ تنہا بھیڑ کو بھیڑیا کھا جاتا ہے"

(ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت عمرؓ جب مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو آپؓ نے تمام عمال کے نام ایک فرمان جاری فرمایا جس میں نماز کے اوقات کی تفصیل فرمائی اور ان کی پابندی کی طرف توجہ دلائی۔ اس فرمان کے ابتدائی الفاظ یہ تھے:۔

"ان اھمّ امرکم
عندی الصلوٰۃ فمن
حفظھا وحافظ علیھا
دینہ ومن ضیعھا
فھو لما سواھا اضیع"

(موطا امام مالکؒ)

یعنی میرے نزدیک تمہارا اہم کام نماز ہے جس شخص نے اس کی حفاظت کی۔ اس نے دین کی حفاظت کی اور جس شخص نے اس کو ضائع کردیا اس نے اس کے سوا اور چیزوں کو بھی ضائع کردیا۔ آخر میں نماز عشاء کا وقت لکھا تو اس کے ساتھ یہ فقرے بھی لکھے:۔

"فمن نام فلا نامت
عینہ فمن نام فلا
نامت عینہ فمن
نام فلا نامت عینہ
فمن نام فلا نامت
عینہ" (موطا امام مالکؒ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس جس نے نماز عشاء ادا کئے بغیر سونے کی کوشش کی۔ اُسے نیند نہ آئے۔ یہ الفاظ آپؐ نے چار مرتبہ فرمائے۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے نماز باجماعت کے بارے میں فرمایا:۔

"نماز باجماعت کی ضرورت کو عام طور پر مسلمان بھول گئے ہیں اور یہ ایک بڑا موجب مسلمانوں کے تفرقہ اور اختلاف کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں بہت سی شخصی اور قومی برکتیں رکھی تھیں مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اسے بھلا دیا۔ قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا ہے نماز باجماعت کا حکم دیا ہے خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اصول دین میں سے ہے بلکہ قرآن کریم کی آیات کو دیکھو کر جب بھی نماز کا حکم بیان ہوا ہے۔ نماز باجماعت کے الفاظ میں ہوا ہے تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نماز فرض تبھی ادا ہوتی ہے کہ با جماعت ادا کی جائے سوائے اس کے کہ ناقابل علاج مجبوری ہو پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے مسلمانوں کے موجود نہ ہونے کے عذر سے نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے اس کی نماز نہ ہوگی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۱۰۵-۱۰۶)

نماز کی ادائیگی اس لئے بھی ضروری ہے کہ مومنوں کی صفات میں سے ایک اہم امر یہ بھی ہے کہ وہ اپنی نمازوں کو ہمیشہ باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں اور کبھی اپنی نمازوں میں ناغہ نہیں ہونے دیتے اور ہمیشہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں صحابہ کرامؓ کی زندگیاں اس بارے میں ہمارے سامنے عملی تفسیر ہیں کہ وہ باقاعدگی سے نماز باجماعت کا التزام کرتے اگر کسی کی بامر مجبوری کوئی نماز باجماعت رہ جاتی تو وہ اس پر بہت افسوس کرتے۔ توبہ استغفار کرتے اور گریہ وزاری کرتے مگر آج مسلم دنیا میں یہ بات ہمیں نظر نہیں آتی۔ آج کل نماز باجماعت کا اہتمام نسبتاً کم کیا جاتا ہے۔ اکثریت ان لوگوں کی ہمیں نظر آتی ہے جو نماز باجماعت ادا نہیں کرتے اور بعض تو سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں۔ شاید ان کو اپنے مستقبل اور انجام کی خبر نہیں۔ اور یہ ہماری قوم کے لئے لمحۂ فکریہ ہے اور مرنے کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نماز کے بار بار تاکید کرنے کے باوجود ہم اس کا اہتمام نہیں کرتے اگر سوچا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ سب ادبار جو امت مسلمہ پر آیا ہے یہ صرف اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر نہ چلنے کی وجہ سے ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے پہلے گناہوں پر توبہ و استغفار کریں۔ اور نیک نیتی اور مصمم ارادہ اور خلوص اور لگن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام کو بجا لائیں اور اسوۂ حسنہ کو اپنائیں تاکہ اپنے اسلاف کی میراث کے وارث بن سکیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کو حاصل کر سکیں۔ کیونکہ دنیا میں انسان کو ایک دفعہ موقع دیا جائے گا جو اس کا پہلا اور آخری موقع ہے اور یہ دنیا انسان کے لئے امتحان گاہ ہے اور عارضی ٹھکانہ ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے مستقبل اور انجام بخیر کے لئے اس موقع کو ضائع نہ کریں اور اس کو غنیمت جانیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلیں اور اسوۂ حسنہ رسولؐ کو اپنائیں۔

بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ نمازیں فضول ہیں۔ ان میں کوئی دلچسپی، خوشی اور راحت کا سامان نہیں اور نہ ہی اس میں لذت اور سرور آتا ہے۔ ایسے لوگ نادانی۔ لاعلمی اور ناسمجھی کی وجہ سے کہتے ہیں اور وہ راہِ طریقت اور راہِ وفا سے بے خبر ہوتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین نہیں ہوتا اور وہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں دیوانے نہیں ہوتے اگر ان کو یقین ہو کہ خدا ہے اور مرنا برحق ہے تو ضرور اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق استوار کریں اور دعائیں کریں اور نمازوں میں گریہ وزاری کریں اور دعا کریں کہ اے اللہ تعالیٰ ہم کو تو نمازوں کا ذوق اور لذت عطا فرما۔ تو پھر وہ دیکھیں کہ ان کو نمازوں میں کیسے سرور اور لذت ملتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جو نماز میں صحیح ذوق اور لذت حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ یہ دعا کریں:۔

"اے اللہ! تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آ جاؤں گا اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تو ایسا شعلۂ نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا۔ وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئیگا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۲)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دوسری مرتبہ فرمایا ہے

"انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے۔ امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے اسی طرح پر نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے رب کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا مزا نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے۔ بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرنے کے لئے ملا تھا اس کو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گذار دیتے ہیں اور حضور الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔ نماز میں دعا مانگو۔ نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۵۴)

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں نماز باجماعت ادا کرنے کی [illegible]

اجلاس سب کمیٹی شوریٰ

نظارت بہشتی مقبرہ

مورخہ ۲ نومبر ۷۸ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب سب کمیٹی شوریٰ نظارت بہشتی مقبرہ کا اجلاس دارالضیافت ربوہ میں منعقد ہوگا۔

براہ کرم تمام ممبران کرام وقت مقررہ پر اجلاس میں شمولیت فرمادیں۔ فرداً فرداً بھی ممبران کو اطلاع بھجوائی جارہی ہے۔

(سیکرٹری سب کمیٹی شوریٰ نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم شیخ مبارک احمد صاحب آف لاہور کا لڑکا وحید احمد اچانک ایک حادثہ میں زخمی ہوگیا ہے۔

(۲) عزیزہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اشرف صاحب دارالعلوم غربی ربوہ المساجد فنڈ میں حصہ لیتے ہوئے اپنے بچوں کے روشن مستقبل اور گھر میں مزید برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

(۳) میری والدہ صاحبہ عرصہ سے بعارضہ دل بیمار ہیں۔

(سعید الحمید عزیز خادم گوجرانوالہ چھاؤنی)

احباب سب کے لئے دعا فرمائیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۷۸ء کی مختصر رُوداد

(۲)

دوسرے دن ۲۱/اکتوبر کی کارروائی

علی الصبح چار بجے خدام کو بیدار کیا گیا اور تمام خدام نے پنڈال میں نماز تہجد ادا کی۔ نماز تہجد کے بعد نماز فجر کی ادائیگی کے لئے خدام نے صفیں درست کیں اور مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر نے نماز فجر پڑھائی نماز فجر کے بعد آپ نے درس قرآن کریم دیا جس میں آپ نے انفاق فی سبیل اللہ سے متعلق قریباً بیس منٹ تک خطاب فرمایا۔ جس میں بتایا کہ جو شخص خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کئی گنا زیادہ دیتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے صحابہؓ کے واقعات بھی بیان فرمائے۔ ان کے بعد مکرم محمد شفیق صاحب قیصر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے مختصر سا درس حدیث دیا۔ آپ نے فرمایا کہ خدام کو "افشوا السلام بینکم" کے مطابق السلام علیکم کہنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

اس کے بعد تمام خدام کے لئے ورزش کا پروگرام تھا۔ خدام نے پنڈال کے اندر اجتماعی ورزش کی۔ ورزش کے بعد تمام خدام کو ناشتہ کے لئے رخصت دی گئی۔ اسی دوران میدانِ عمل میں درج ذیل ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا:-

والی بال	ملتان VS لاہور	لاہور جیت گیا
	سرگودہا VS ربوہ	ربوہ ونر رہا
	سندھ VS کراچی	سندھ جیت گیا
رسہ کشی	لاہور VS راولپنڈی	لاہور جیت گیا
	کراچی VS ملتان	ملتان ونر رہا
	سندھ VS سرگودہا	سرگودہا ونر رہا

ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد سٹیج پر علمی مقابلہ جات شروع ہوئے جس میں مشاہدہ معائنہ، مضمون نویسی، مقررہ نظموں کے علاوہ مطالعہ حدیث ہر سہ معیار کا مقابلہ شامل ہے۔

علمی مقابلہ جات کے دوران کھیل کے میدان میں درج ذیل ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا۔

۱۰۰ میٹر، ۴۰۰ میٹر اور ایک میل کی دوڑیں لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ، گولہ پھینکنا، نیزہ پھینکنا تھالی پھینکنا، وزن اٹھانا اور کلائی پکڑنا۔

ان مقابلہ جات کے علاوہ فٹ بال اور کبڈی کے درج ذیل مقابلے بھی ہوئے:-

فٹ بال	سرگودہا VS راولپنڈی	راولپنڈی جیت گیا
کبڈی	ربوہ VS سرگودہا	ربوہ جیت گیا
	کراچی VS ملتان	ملتان جیت گیا

یہ مقابلہ جات تقریباً دس ۱۰ بجے اختتام کو پہنچے اور ان کے بعد مقابلہ عام معلومات ہر سہ معیار کا دلچسپ پروگرام منعقد ہوا اس میں مندرجہ ذیل خدام اول، دوم اور سوم قرار پائے۔

معیار اول میں اول جمیل احمد بٹ کراچی
" " دوم خلیل احمد سونگی گوجرانوالہ
معیار دوم میں اول محمد رضا بسمل کراچی
" " دوم شاہد محمود راولپنڈی
معیار سوم میں اول نصیر احمد شیخوپورہ
" " دوم محمود زاہد

اس کے بعد درس کتب حضرت مسیح موعودؑ ہوا جو مکرم محمد شفیق صاحب قیصر نے دیا۔ آپ نے خدام کو مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ حضورؑ نے فرمایا ہے کہ جو جام مجھے دیا گیا ہے جو شخص اسے پیئے گا وہ کبھی نہیں مرے گا اور حیاتِ ابدی کا وارث ہوگا۔ پس روحانی حیات حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضورؑ کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

اس کے بعد تقریری مقابلہ معیار خاص منعقد ہوا جس میں

اول محمد احمد اشرف ربوہ
دوم لئیق احمد عابد لاہور قرار پائے۔

اس کے بعد خدام کو دوپہر کے کھانے کیلئے رخصت دی گئی۔ اس دوران سٹیج پر اذان کا مقابلہ ہوا جس میں

اول مرزا حمید احمد کراچی
دوم رانا سعید احمد سیالکوٹ قرار پائے۔

کھانے کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئی اور نمازوں کے بعد ذکر حبیب کے موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے خطاب کیا اور ان کے علاوہ مولانا جلال الدین صاحب قمر مبلغ اسلام اور شیخ مظفر احمد صاحب نے بھی اسی موضوع پر تقاریر فرمائیں جو کہ بہت پُر اثر تھیں

مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفقت و محبت کے چند واقعات بیان فرمائے آپ نے بتایا کہ جب حضورؑ صبح سیر کے لئے تشریف لے جاتے تو ہم راستے میں کھڑے ہو جاتے اور جب حضورؑ ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم آپ کا ہاتھ پکڑ لیتے۔ اسی طرح آپ نے بتایا کہ جب حضورؑ کھانے کی کوئی چیز تقسیم فرماتے تو اگر کوئی بچہ آپؑ کے پاس ہوتا تو پہلے اس کو عنایت فرماتے۔

مکرم مولانا جلال الدین صاحب قمر نے صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کے چند واقعات بیان کئے اور بتایا کہ ان کو حضورؑ سے کس قدر پیار تھا۔ آپ نے کہا کہ خدام کو چاہیئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے نقش قدم پر چلیں تاکہ ہماری بھی تربیت ہو۔

مکرم شیخ مظفر احمد صاحب جو کہ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کے صاحبزادے اور حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کے پوتے ہیں آپ نے مختلف واقعات بیان کئے اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بہت ہی جذب و کشش تھی۔ ایک دفعہ حضورؑ نے کچھ رقم کے لئے ارشاد فرمایا تو حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ نے جماعت سے اس کا ذکر کرنے کی بجائے اپنی بیوی کے زیورات بیچ کر خود وہ ساری رقم حضورؑ کی خدمت میں پیش کر دی۔

اس کے بعد شوریٰ کا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت و دعا کے بعد سب کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش کی گئیں۔ شوریٰ کی کارروائی تقریباً پونے دو گھنٹے جاری رہی۔ اس میں شعبہ تعلیم سے متعلق تین تجاویز پر غور کیا گیا۔

دوسری طرف میدانِ عمل میں کبڈی اور فٹ بال کے مقابلے ہوئے۔

پہلا مقابلہ فٹ بال کا ربوہ اور راولپنڈی کے درمیان ہوا جس میں ربوہ جیت گیا۔

فٹ بال کا دوسرا مقابلہ لاہور اور کراچی کی ٹیموں کے مابین ہوا جس میں لاہور ونر رہا۔

کبڈی کا مقابلہ لاہور اور سندھ کے درمیان ہوا جس میں لاہور جیت گیا۔ دوسرا ربوہ اور ملتان کے درمیان ہوا اس میں ربوہ جیت گیا۔

والی بال سیمی فائنل لاہور VS سندھ میں لاہور جیت گیا۔
ربوہ VS راولپنڈی ربوہ جیت گیا۔

پھر مغرب و عشاء کی نمازیں ادا کی گئیں۔ اس کے بعد مکرم ملک سیف الرحمن صاحب (مفتی سلسلہ احمدیہ) نے درس حدیث دیا۔ بعد ازاں خدام کو کھانا کھانے کی اجازت دی گئی۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد تمام خدام پنڈال میں آئے اور تلقین عمل کا پروگرام شروع ہوا۔ اس پروگرام میں مکرم مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ، مکرم حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور، مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ اور مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت نے شرکت فرمائی اور خدام کو بڑی قیمتی نصائح سے مستفیض فرمایا۔

مکرم مجیب الرحمن صاحب کی تقریر کا موضوع ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ تھا۔ آپ نے خدام کو بہت نرالے اور اچھوتے انداز میں سمجھایا کہ ہمیں ہر قسم کی لغو اور لہو باتوں سے بچنا چاہیئے۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ۔ اس کی روشنی میں خدام کو دیکھنا چاہیئے کہ یہ کام فائدہ مند ہے یا ضیاع وقت اور لغو ہے۔ مثلاً آپ اپنے دل سے پوچھیں کہ اگر آپ گپ کو (?) بیٹھے ہیں تو اس کا فائدہ ہے یا یہ لغو ہے۔ آپ کے بعد مکرم حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے احمدی نوجوانوں کی ذمہ داری پر تقریر فرمائی اور خدام کو مفید نصائح سے نوازا۔ آپ نے لندن کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ لوگ کہتے ہیں کہ آپ اسلام کی تعلیم لیکر دیر سے کیوں ہمارے پاس آئے ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کی کتب خود سے پڑھیں اور ساری دنیا میں اسلام کو پھیلانے والے ہوں۔ اس کے بعد محترم میر محمود احمد صاحب ناصر نے تقریر فرمائی جس کا موضوع تھا صحت مند تفریحات۔ آپ نے خدام کو قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں تفریحات کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ خدام کو ہائیکنگ کے پروگرام بنانے چاہئیں اس طرح وہ خدا تعالیٰ کی قدرت کے جلوے دیکھیں گے اور ان کو چاہیئے کہ واپس آکر غلط باتوں کی بجائے اپنے تاثرات کا اظہار کریں۔

آپ کے بعد چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت نے عہدیداران کو اپنی ذمہ داریاں کیسے نباہنی چاہئیں کے موضوع پر خدام سے خطاب کیا۔ آپ نے اپنے تجربات کی روشنی میں بتایا کہ قائدین کو چاہیئے کہ خدام سے نرمی اور شفقت سے پیش آئیں۔ اگر خادم کو پہلی دفعہ کوئی کام دیا جائے تو اسکو جھڑکیں نہیں اس طرح اس کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے قائدین کو حزب نباہنے (?) کی طرف توجہ دلائی۔ تلقین عمل کے اس پروگرام کو خدام نے بڑے انہماک سے سنا۔ اس کے بعد ایک اور دلچسپ پروگرام علمی و مذہبی سوالات کے جوابات شروع ہوا جس میں مکرم ملک سیف الرحمن صاحب، مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ نے شرکت فرمائی اور خدام کے بھیجے ہوئے سوالات کے جوابات دیئے۔

اسکے بعد تقریری مقابلہ معیار اول ہوا جس میں منصفین کے فرائض مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر، مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی، مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر نے سرانجام دیئے۔ اس میں ۱۷ خدام نے شرکت کی (باقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید ایک خاص تحریک ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"وقفِ جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک خاص تحریک ہے اس کے کام میں اتنی وسعت نہیں لیکن اس کے نتائج بڑے خوشکن نکل رہے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۱۸ جنوری ۱۹۷۴ء)

نہایت خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو سلسلہ کی دوسری تحریکوں کے ساتھ ساتھ وقفِ جدید کی مبارک تحریک کے مالی جہاد میں حسبِ حیثیت حصہ لیتے ہیں اور اس طرح اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے دروازے کھولتے ہیں۔

وقفِ جدید کا مالی سال اختتام پذیر ہونے میں نہایت ہی قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے لہٰذا تمام بھائیوں، بہنوں اور عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی کوشش کی جائے کہ جماعت کا کوئی فرد بھی اس مبارک تحریک کے مالی جہاد میں حصہ لینے کے ثواب سے محروم نہ رہے اور وصولی کی طرف پوری پوری توجہ دی جائے تاکہ منظور شدہ بجٹ ٹارگٹ کے مطابق جلسہ سالانہ تک سو فیصدی وصول ہو کر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہو جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

درخواستِ دُعا

مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب بھٹی ساکن پتوکی ضلع قصور عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اور ان دنوں ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں زیرِ علاج ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد ابراہیم۔ دارالرحمت غربی ربوہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیے!
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
فون نمبر ۶۰۲۲۰/۵۳۳۲۰ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

ربوہ میں جائیداد کی خرید و فروخت
ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے ربوہ میں ایک باقاعدہ رجسٹرڈ ادارہ ایک عرصے سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔ ہمارے پاس ربوہ شہر کے ہر محلہ میں ہر قسم کے پلاٹ اور مکان برائے فروخت موجود ہیں۔ نیز ربوہ کے قریب
زرعی زمین اور کالونیوں میں رہائشی پلاٹس
بھی خرید سکتے ہیں۔ ہمارے پاس تشریف لائیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح مشورہ دیا جائے گا
ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے
احمد اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز
اقصیٰ مارکیٹ ربوہ فون ۵۳۵

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
پاک ٹمبر
۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر:- ۶۲۶۱۸ — گھر فون ۵۳۵۰
کو ہمیشہ یاد رکھیں

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۲۴۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز
نیو پاک جیولرز
۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴ (ائیر کنڈیشنڈ)
اور
۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور۔ (ائیر کنڈیشنڈ)
پروپرائٹر:- میاں عظیم قادر اینڈ سنز

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کی رُوداد

(بقیہ صفحہ ۵)

اس مقابلہ میں اوّل عبدالخالق صاحب بہاولپور اور دوم محمد یٰسین ربانی صاحب ربوہ قرار پائے انعامات اسی وقت تقسیم کر دیئے گئے جو کہ مکرم سیّد احمد علی شاہ صاحب نے دیئے۔

ساڑھے گیارہ بجے رات اس اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

(محمد انور قریشی مہتمم اشاعت
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ
حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)
کے دواخانہ کا نام اب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے۔ خط و کتابت کے لئے اب
اتنا پتہ ہی کافی ہے
حکیم عبدالحمید
مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰
گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴ ربوہ فون ۶۲۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴